SHABANA PERVEEN.
Assistant Professor, Dept. of URDU
Vaishali Mahila College, Hajipur
B.A(H) Part I, Paper I
TOPIC:- "BALE-JIBREEL KI PANCHWI GHAZAL KI TASHREEH"

بال جبریل پانچویں غزل کی تشریح

شعر ۱:- کیا عشق ایک زندگیٔ مستعار کا
کیا عشق پائیدار سے ناپائیدار کا

تشریح :- مطلب اس غزل کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اقبال نے ناز اور شوخی طنز اور تعلّی سب باتوں سے قطع کر کے اپنی کم مائیگی کا اعتراف کیا ہے اور اللہ سے دعا کی ہے کہ اے خدا میں فانی ہوں۔ کس منہ سے عشق کا دعویٰ کر سکتا ہوں تب میں التجا کرتا ہوں کہ مجھے حیات جاوداں عطا کر تاکہ میں حقیقی معنی میں تجھ سے محبت کر سکوں۔ اقبال نے اس مسلسل غزل نوع انسانی کے جذبات کی ترجمانی کی ہے اور اسی ترجمانی نے ان کو دنیا کے نامور شعراء کی صف میں نمایاں جگہ عطا کی ہے۔ جس شخص کی زندگی دوسرے کی عطا کردہ ہے وہ حقیقی معنی میں عشق نہیں کر سکتا ~~خود~~ کیونکہ "خدا معلوم" جس نے زندگی عطا کی ہے وہ کب اس زندگی کو واپس لے لے۔

شعر ۲- وہ عشق جس کی شمع بجھا دے اجل کی پھونک
اس میں مزا نہیں تپش و انتظار کا

تشریح :- اس مصرع میں تعقید لفظی پیدا ہو گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس عشق کو اجل کی پھونک بجھا دے کا فاعل شمع نہیں ہے بلکہ "اجل کی پھونک" ہے اس عشق میں نہ سوز کا لطف ہے نہ انتظار کا کیونکہ بہت ممکن ہے عین اس وقت جبکہ تپش کا رنگ پیدا ہونے لگے۔ پیام اجل آ جائے اور عاشقی کا سارا کاروبار ختم ہو جائے۔

شعر ۳- میری بساط کیا ہے تب و تاب یک نفس
شعلہ سے بے محل ہے الجھنا شرار کا

تشریح :- اے خدا! میری بساط یا حقیقت کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں محض حیات چند روزہ کائنات کی مدت عمر کے مقابلہ میں بھی انسان کی عمر

ایک سکنڈ سے زیادہ نہیں ہے بس انسان (شرار) کا فدا (شعلہ) کا سے عشق کرنا کچھ موزوں یا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

شعر ۴:- کر پہلے مجھ کو زندگی جاوداں عطا
پھر ذوق و شوق دیکھ دل بے قرار کا

تشریح :- اے خدا! چونکہ تو غیر فانی ہے اس لئے مجھے بھی حیات جاودانی عطا کر دے تاکہ میں دلجمعی اور طمانیت کے ساتھ تجھ سے محبت کر سکوں۔

شعر ۵:- کانٹا وہ دے کہ جس کی کھٹک لازوال ہو
یارب وہ درد جس کی کسک لازوال ہو

تشریح :- بس میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو مجھے اس عشق کی نعمت سے سرفراز کر جو لازوال ہو اور میرے دل میں ایسا درد پیدا کر جس کی کسک غیر فانی ہو۔ اس غزل میں اقبال نے در پردہ خودی کے لازوال ہو جانے کی دعا کی ہے اور جب خودی لازوال ہو جائے گی تو عشق یقیناً لازوال ہو جائے گا۔

—x—x—